

غیر مطبوعہ خطوط

از

تبرکات و نواور

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی
منظاہر العلوم سہارنپور (اڈیا)

بنا ۳

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی
دارالعلوم حقانیہ کورٹہ خٹک

محترم و مکرم مدنیو شکم۔ بعد سلام سفون اسوقت گرامی نامہ موجب مسرت ہووا۔ مزیدہ عاقبت اور مدرسہ کے احوال سے مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے مدرسہ کو زیادہ سے زیادہ ترقیات عطا فرماوے اور کارکنوں میں زیادہ سے زیادہ اخلاص عطا فرماوے۔ یہ صحیح ہے کہ لامع الدار سی جلد اول کتاب الجمعہ تک گذشتہ سال شائع ہوئی تھی۔ پاکستانی احباب کی فرمائشیں بھی کثرت سے آئیں۔ مگر وہاں کتاب کے بھیجنے کی کوئی صورت سمجھ میں نہیں آتی۔ اس لئے کہ اگر قیمت وہاں کسی جگہ جمع بھی کرائی جائے تو اس کے منگانے کی بھی کوئی صورت نہیں۔ اس لئے اسکی دو صورتیں میں طالبین کو نکھتا رہتا ہوں۔ آسان تو یہ ہے کہ کوئی جانے والا وہاں سے آئے۔ تو اس سے فرما دیا جاوے۔ کہ وہ یہاں سے خرید کر اپنے ساتھ لیتا جائے۔ عموماً ایسا ہی ہو رہا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کتب خانہ رشیدیہ قسطل جامع مسجد دہلی کو فرمائش لکھی جائے۔ ان کو چونکہ پاکستانی کتابیں بھیجنے کا پریشاں ہوا ہے، وہ آسانی سے بھیج سکتے ہیں۔ حضرت مدنی قدس سرہ کی نجاری کی تقریر کا ابتدائی حصہ سنا ہے۔ کہ دیوبند میں مولوی عبدالحلیل صاحب مدرس مدرسہ کے صاحبزادہ نے شائع کیا ہے۔ جو کتاب الایمان کے ختم تک ہے۔ وہ بھی غالباً رشیدیہ کے ذریعہ سے منگایا جاسکتا ہے۔ لامع تو کتب خانہ رشیدیہ میں موجود ہے۔ انظار الحق اور ازالہ اوصام یہاں تو کسی کے یہاں نہیں ہے۔ شاید دہلی کے کسی کتب خانہ میں مل جاوے۔ اس کا حال بھی رشیدیہ سے معلوم ہو جائے گا۔ آپ ان کو اس ناکارہ کے حوالہ سے تحریر فرمادیں گے تو وہ انشاء اللہ زیادہ اہتمام کریں گے۔ فقط والسلام

مورخہ ۲۴/۹

تبرکات و نواذ

مکرم و محترم مدنیو شکم بعد سلام سنون اسی وقت گرامی نامہ پہنچا ملا نا عبد الحفیظ صاحب کے عمارت
اشغال پر جتنا بھی غم ہو برعل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرحوم میں بہت خوبیاں رکھی تھیں۔ اور ہمارے مدرسہ
کے لئے تو مرحوم کا وجود بہت ہی اہم اور ضروری تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر اپنے
جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل اجر جزیل عطا فرما دے اور ان کے بچوں کی
تربیت کا بہترین نظم فرما دے۔ ان کے اہل و عیال سہارنپور ہی میں ہے۔ مدرسہ کے قریب ہی مکان
ہے۔ آپ کا گرامی نامہ ان کے یہاں بھیج رہا ہوں۔ یہ ناکارہ آپ کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہے
اللہ جل شانہ دارین کی ترقیات سے نوازے اور اس ناکارہ کو بھی دعوات صالحہ میں یاد فرماویں۔

فقط والسلام ۱۹ ذی قعدہ ۱۳۸۲ھ

جناب مولوی سمیع الحق صاحب

سلام سنون! اس وقت آپ کا لفافہ جس پر صرف چھپا کے مکت لکھے تھے۔ آپ کی کرامت
ہی سے پہنچ گیا۔ اس ناکارہ کو یہاں خط لکھنا بہت مشکل ہے اس لئے اپنے سبب اعزاز و اقارب
کو منع کر دیا تھا کہ یہاں مجھے کوئی خط نہ لکھیں۔ چنانچہ سوا مہینے کے قریب ہو گیا۔ گھر والوں میں سے کسی
کا خط نہ آیا۔ لیکن اجنبی دوستوں کے خطوط کثرت سے آتے ہیں، جن کا جواب بہت مشکل ہے۔
یہ ناکارہ آپ کے لئے آپ کے والد صاحب کے لئے آپ کے اہل و عیال کے لئے دل سے
دعا گو ہے۔ اللہ جل شانہ مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے اور ابھی مسجد نبوی
میں حاضر ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ آپ سب کی طرف سے سلام عرض کر دوں گا۔ دارالعلوم اور
ماہنامہ الحق کے لئے بھی دعا گو ہوں۔ اللہ جل شانہ اس کو ہر نوع کی ترقیات سے نوازے۔ مکارہ
سے محفوظ فرما دے۔ آئندہ خط تحریر نہ فرماویں۔ دوستوں سے بھی کہیں کہ بندہ کو یہاں ڈاک کا وقت
بالکل نہیں ملتا۔ فقط والسلام - ۱۹ جون ۱۹۶۹ء

لے مولانا عبد الحفیظ صاحب دیر کے موضع اورچ کے باشندہ تھے اور وفات تک
مظاہر العلوم سہارنپور میں تدریس کی اہم خدمات انجام دیتے رہے۔
لے یہ خط احقر کے نام مدینہ طیبہ سے لکھا گیا ہے۔ عریضہ میں دعا کی درخواست کی گئی
تھی۔ ”ست“

مکرم محترم مدنیو شکم بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ موجب منت ہوا۔ مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی۔ اس سیاہ کار کے متعلق جو کچھ آپ نے اپنے حسن ظن سے لکھا۔ اللہ جل شانہ اس کو سچا فرما دے۔ حجازی احباب کے اصرار پر کہ وہ یہاں کی طباعت کو پسند نہیں کرتے۔ گذشتہ سال مکہ مکرمہ کے قیام میں ادب و ادب کے مقدمہ کو ٹائپ پر طبع کرانے کی دہاں تجویز ہوئی تھی مگر وہاں نظام نہ بن سکا۔ علی میاں بھی چونکہ اس ناکارہ کے ساتھ دہاں تھے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا۔ کہ لکھنؤ جاکر میں ان دونوں کو ٹائپ پر طبع کرادونگا۔ میں نے وہیں سے ہر دو مقدموں کی چند کاپیاں لکھنؤ بھجوا دی تھیں۔ جنکو علی میاں اپنی تمہید کے ساتھ اللہ ان کو بہت ہی جزا و خیر عطا فرما دے۔ ندوہ کی ٹائپ میں طبع کرایا۔ مقدمہ ادب و ادب تو ایک ماہ ہوا، بلکہ اس سے بھی زائد طبع ہو چکا تھا۔ مقدمہ لامع زیر طبع ہے میں نے ان سے بھی عرض کر دیا تھا کہ پاکستان، حجاز، کوئٹہ اور مالک عربیہ میں جہاں جہاں آپ بڑا بھیجا چاہیں ضرور بھیج دیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ کہاں کہاں حدیث پاک کے اسباق ہوتے ہیں۔ مجھے جو فہرست انہوں نے بھیجی، ان میں گیارہ نسخے آپ کی خدمت میں بھیجنا لکھا ہے کہ یہاں سے بذریعہ ڈاک بھجوانا ممنوع ہے۔ اور علیحدہ علیحدہ ہر شخص کے لئے قاصد کا ملنا بھی مشکل ہے۔ مگر ایک غلطی ان کے منبر صاحب سے یہ ہوئی کہ کتابوں پر المرسل کا نام لکھنے سے رہ گیا۔ چونکہ اس ناکارہ کا نام کتاب پر طبع شدہ ہے۔ اس لئے مرسل الیہ کی رسیدیں اس ناکارہ کے پاس آرہی ہیں۔ کہ جناب کے توسط سے کتاب پہنچی۔ مفتی شفیع صاحب، مولوی عبدالرشید صاحب، نعمانی، مولانا غفر احمد صاحب وغیرہ حضرات کی طرف سے رسالہ اس ناکارہ کے پاس پہنچیں۔ اتفاق سے علی میاں بھی جمعہ کی صبح یہاں آئے ہوئے تھے۔ یہ سب رسیدیں ان کے حوالہ کر دیں۔ اود آپ کا یہ گرامی نامہ بھی جو اس ناکارہ کے نام آیا آج ہی بذریعہ ڈاک لکھنؤ بھیج رہا ہوں۔ لفافہ پر پتہ اگرچہ اس ناکارہ کا ہے، مگر خط کا مصنون بظاہر علی میاں کے نام ہے۔ اس لئے کہ اس میں لکھا ہے کہ آنحضرت کی وساطت سے شیخ الحدیث کی کتاب مقدمہ ادب و ادب پہنچی، آپ نے اس گرامی نامہ میں لکھا ہے کہ ایک نسخہ بندہ کے نام اور تین دیگر حضرات

سے مولانا مالک کی شرح ادب و ادب کے لامع الدراری شرح صحیح البخاری ہر دو کتابیں کئی کئی جلدوں میں شائع ہو چکی ہیں۔ اور حضرت علامہ مدظلہ کے تبحر علمی، فقاہت اور بہارتِ فن حدیث و حدیث و حدیث مطالعہ اور ثروت نگاری کے شاہکار ہیں۔

۳۳ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی الحسنی الندوی لکھنؤ۔

کے نام پہنچے۔ ان تین کی رسید تو پہنچ گئی۔ جیسا کہ میں نے اوپر لکھا۔ یہ معلوم نہیں ہوا کہ بقیہ نسخے کہاں بھیجے گئے۔ انہوں نے گیارہ ناموں کی فہرست لکھی تھی۔ دوسرے کارڈ پر ملاحظہ فرمادیں۔ والسلام۔

دوسرا کارڈ

مکرم محترم مدنیو منکم بعد سلام مسنون۔ آپ کے خط کے جواب میں ایک کارڈ لکھنا شروع کیا تھا، خیال تو مختصر تھا۔ مگر اس کا اندازہ نہ ہوا کہ ایک کارڈ پر پورا نہ ہو سکے گا۔ شروع میں تو خیال اتنا ہی تھا۔ کہ آپ کے خط کے مخاطب علی میاں تھے۔ میں نے ان کو بھیج دیا۔ لیکن شروع کرنے کے بعد خیال ہوا کہ معلوم نہیں کہ وہاں سے جواب میں کتنی تاخیر ہو اور آپ کو تشویش رہے۔ اس لئے عرض ہے کہ یہ تو اب تک نہ مجھے معلوم ہوا۔ اور نہ علی میاں کو کہ آپ کے پاس کتنے نسخے پہنچے اور کس ذریعہ سے بکھڑے سے مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ گیارہ نسخے آپ کی خدمت میں بھیجے گئے ہیں جن میں سے ایک آپ کا اور تین وہ جن کے نام پہلے کارڈ میں لکھے گئے ہیں۔ مولوی عبدالرشید نعمانی، مولانا طغرا احمد صاحب، مفتی محمد شفیع صاحب، ان کی رسیدیں آگئی ہیں۔ ان کے علاوہ سات نام حسب ذیل ہیں۔ ۱۔ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری۔ ۲۔ مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی۔ ۳۔ مولانا خیر محمد صاحب۔ ۴۔ مولانا مفتی عبداللہ صاحب ملتان۔ ۵۔ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی۔ ۶۔ مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی۔ ۷۔ مولوی عبدالجلیل صاحب مرگودھا۔ مجھے تو یہ معلوم ہوا تھا کہ کتابوں پر ان سب کے نام لکھ دیئے گئے ہیں۔ آپ نے اپنے گرامی نام میں لکھا کہ چار نسخے مقدمہ ادبہر کے پہنچے مگر کوئی خط نہ ملا۔ خط آنے پر تین نسخے ان حضرات کی خدمت میں بھیج دیئے جائیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے پاس چار ہی پہنچے۔ بقیہ کا حال معلوم نہیں کہ کس کے پاس گئے۔ اور ان تینوں کی رسید براہ راست میرے پاس پہنچ گئی۔ جو آپ کے توسط سے گئے۔ اگر جناب کے علم میں یہ ہو کہ بقیہ سات نسخے کہاں پہنچے اور یہ چار جو آپ کی خدمت میں پہنچے، کس ذریعہ سے پہنچے، تو بقیہ کا اندازہ ہو جائے گا۔ چونکہ آپ کا گرامی نام علی میاں کی روانگی کے بعد پہنچا تھا۔ اس لئے آج کی ڈاک سے علی میاں کے پاس بھیج رہا ہوں۔ اور وہ کچھ آپ کو تحریر فرمانا چاہیں گے تو براہ راست لکھیں گے۔ فقط والسلام۔ ۷ جولائی ۱۹۷۰ء

مکرم محترم مدنیو منکم بعد سلام مسنون! اسی وقت گرامی نام پہنچ کر موجب حق ہوا آپ کی علالت کی خبر

۱۔ ذیابیطس اور اس سے متعلقہ بیماریوں میں امانتہ ہوا تھا، بنیادی بہت متاثر ہونے لگی تو پشاور میں ایک انکھ کا آپریشن کیا گیا مگر خاص امانتہ نہ ہوا۔ گرامی نام میں اس طرف اشارہ ہے۔ (موت)

سے بہت ہی رنج و فکر و قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرما دے۔ اس سے اور بھی زیادہ قلق ہوا کہ آنکھ کا آپریشن کامیاب نہ ہو سکا۔ اس سلسلہ میں یہ ناکارہ بھی قریب آپ کے ساتھ ہی ہے۔ ۱۳ مارچ کو آنکھ کا آپریشن ہوا تھا۔ مگر ابھی تک آنکھ میں صفائی اب تک بھی نہیں آئی۔ کتابوں کے متعلق اس ناکارہ کو تفصیل معلوم نہیں۔ میں نے علی میاں سے درخواست کی تھی کہ پاکستان کے اکابر حدیث کو جنکا حال علی میاں کو مجھ سے زیادہ معلوم ہے۔ مقدمہ ادب کے نسخے بھیج دے۔ جواب آیا کہ ”نسخے وہاں کے اکابر محدثین کو بھیج دے گئے ہیں۔ یہ پتہ نہیں مجھے کہ کس ذریعہ سے بھیجے گئے۔ اتنا معلوم ہے کہ جناب کا اہم گرامی بھی اس میں تھا۔ اور چار نسخوں کی رسید جن میں ایک جناب کی بھی تھی، مجھے پہنچ گئی تھی۔ جس کی اطلاع علی میاں کو بھی کر دی گئی تھی۔ جناب کا پہلا گرامی نامہ بھی میں نے علی میاں کی خدمت میں بھیج دیا تھا۔ اور یہ بھی بھیج رہا ہوں۔ اور تقاضا کر رہا ہوں کہ آپ سے خط کا جلد جواب لکھوا دے۔ معلوم نہیں جناب کے پہلے گرامی نامہ کا جواب علی میاں کی طرف سے پہنچا یا نہیں۔ میں نے تو اسی دن لکھوا دیا تھا۔ آخر میں پھر جناب کیلئے مکرر دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و قوت عطا فرما دے۔ خاص طور سے آنکھوں کی بنیادی کسے دے دعا کرتا ہوں کہ حدیث پاکستان کا مشغلہ جاری و ساری رہے۔ فقط والسلام۔ ۲۴ جولائی ۱۹۷۰ء

دیانتداری اور خدمت ہمارا شعار

ہم اپنے ہزاروں کرم فرماؤں کا شکر ادا کرتے ہیں
جنہوں نے

پستول مارکہ آٹا

استعمال کر کے ہماری حوصلہ افزائی کی ہے۔ ہمیشہ پستول مارکہ آٹا استعمال کریں۔
جسے آپ بہتر پائیں گے

نوٹشہرہ فلور سلسلہ جی ٹی روڈ۔ نوٹشہرہ

فون نمبر ۱۲۶